خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات | 23۔اکتوبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 235 | جمعرات 19 جمادی الثانی ۔1418ھ 23اخاء 1376ہش 23اکتوبر 1997ء

خدا کی قدرتوں پر یقین کامل رکھتے ہوئے دعا کرنی چاہئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا۔ جو ہم نے دیکھے ہیں۔ اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں۔ دعا کرنے کا حوصلہ پڑے۔ جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے۔ جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستونوں کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا ہے۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آئے گا۔
(روحانی خزائن جلد 19۔ ص 21)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قوت بہیمی میں جوش ہو کر انسان جادۂ اعتدال سے نکل جاتا ہے' چنانچہ غضب کی حالت میں درندہ کا جوش بڑھ جاتا ہے۔ مثلاً کتا پہلے آہستہ آہستہ بھونکتا ہے پھر کوٹھا سر پر اٹھا لیتا ہے۔ آخر کار درندے طیش میں آکر نوچتے اور پھاڑ کھاتے ہیں۔ یہود نے بھی اسی طرح ظلم و تعدی کی بری عادتیں اختیار کیں اور غضب کو حد تک پہنچا دیا۔ آخر خود مغضوب ہو گئے۔ قوت وہمی کو جب استیلاء ہوتا ہے' تو انسان رسی کو سانپ بناتا اور درخت کو ہاتھی بتلاتا ہے۔ اور اس پر کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ یہ قوت عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی واسطے عیسائی مذہب اور بت پرستی کا بڑا سہارا عورتیں ہیں۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 335)

ہمیں اپنی تمام استعدادوں کی نشوونما کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں جو قوتیں اور استعدادیں رکھی ہیں ان کا ایسا استعمال ہو کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے یا اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے اور یہی ہماری اخلاقی قوت ہے۔

پھر روحانی قوت ہے۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے ہیں اور جس کے نتیجہ میں ہم اس ورلی زندگی کے محدود ہونے کے باوجود ابدی نعمتوں کے وارث بن جاتے ہیں۔ میں اس تفصیل میں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ یہ ایک لمبا مضمون بن جاتا ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمیں چار قسم کی قوتیں اور استعدادیں اور صلاحتیں عطا فرمائی ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ساری قوتوں اور صلاحیتوں کو نشوونما کے کمال تک نہیں پہنچاؤ گے تو تم خسران میں ہو گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) کیا ہم تمہیں بتائیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ گھاٹا پانے والا' سب سے زیادہ گمراہ اور ہلاکت میں پڑنے والا کون ہے؟ فرماتا ہے۔ ہلاکت میں پڑنے والا اور راہ گم کرنے والا وہ شخص ہے جس نے اگرچہ اپنی جسمانی اور ذہنی طاقتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچا دیا۔ مگر (-) اس نے اپنی اخلاقی اور روحانی طاقتوں کی طرف اور ان کی نشوونما کی طرف توجہ نہ دی۔

غرض اس آیت میں ہمیں بڑی وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ اگر ہم چاروں قسم کی قوتوں میں سے ہر قسم کی تمام قوتوں کی نشوونما نہیں کریں گے تو ہم گھاٹے میں رہیں گے۔ مثلاً انسان کو چار قسم کی قوتیں دی گئی تھیں مگر اس آیت کی رو سے انسان نے دو قوتوں پر زور دیا اور باقی دو یعنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو نظرانداز کر دیا مگر آج تو ہمیں یہ سوچ کر شرم آتی ہے کہ جہاں تک ان دو کا تعلق تھا یعنی جسمانی اور ذہنی قوتوں کی نشوونما کا اس میں بھی (-) غیر دنیا آگے نکل گئی ہے۔ ان کی جسمانی اور ان کی ذہنی قوتوں کی نشوونما (-) بہتر تھی۔ تبھی تو وہ اس دنیا میں ترقی کر گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان (-) کو دھتکارا اور فرمایا۔ پرے ہٹ جاؤ میرے سامنے سے۔ کیونکہ (-) ان کی کوشش اور ان کی جدوجہد اور ان کی محنت اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کے لحاظ سے ادھوری تھی۔ انہوں نے دو قسم کی نشوونما کی اور دوسری دو کو چھوڑ دیا۔ دنیا کے متعلق ان کی کوششیں تھیں مگر اخلاقی اور روحانی قوتوں کا فقدان تھا۔ حالانکہ دنیا میں جب تک اخلاقی حسن نظر نہ آئے اس وقت تک انسانیت میں حسن نظر نہیں آسکتا۔ جسمانی اور ذہنی قوتوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی استعدادوں کی بھی نشوونما ہونی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی اس طرف ارشاد فرمایا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مذہب کے بغیر صحیح اخلاق پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ جن لوگوں نے مذہب کو چھوڑ دیا اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کو

باقی صفحہ 7 پر

بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جنازہ غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں درج ذیل احباب کے جنازہ غائب بتاریخ 97-10-8 بروز بدھ پڑھائے۔
۱۔ مکرم شیخ عبدالمومن صاحب کارکن دفتر محاسب قادیان
۲۔ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ والدہ چوہدری اعجاز احمد صاحب لندن

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا محمد انور صاحب ولد مرزا محمد صادق صاحب دارالبرکات مورخہ 4۔اکتوبر کو جرمنی میں وفات پا گئے ہیں ان کا جنازہ مورخہ 16۔اکتوبر کو ربوہ پہنچا۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے دفتر صدر انجمن احمدیہ کے سامنے جنازہ پڑھایا اور پھر قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس۔سی دارالبرکات نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم رفعیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خلیفہ عبدالرحمان صدیقی صاحب ابن ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب 14۔اکتوبر 1997ء کی رات کو انتقال کر گئیں۔ موصوفہ ڈاکٹر محمد علی صاحب افریقہ والوں کی صاحبزادی تھیں۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ خداوند کریم نے اپنے فضل سے مکرم ضیاء الدین ناصر صاحب مقیم ہیمبرگ جرمنی کو مورخہ 97-10-4 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "جناح الدین" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رفیق احمد صاحب (بدوملہی) کا پوتا اور مکرم شیخ بشارت الرحمان صاحب ریلوے ٹریفک انسپکٹر لاہور (وفات یافتہ) کا نواسہ نیز حضرت شیخ مسعود الرحمان صاحب کپورتھلوی نارنگ منڈی (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑنواسہ ہے۔
احباب جماعت سے نومولود کے باعمر سعادت مند اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

23 اخاء 1376 ھش — 23 اکتوبر 1997ء

خوش اخلاقی کا جوہر

ہم اچھے لوگوں سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان سے مل کر باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاملہ کرنا چاہتے ہیں اور ایسا کرنے سے ہمیں قلبی راحت محسوس ہوتی ہے اس لئے کہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں گے۔ بددیانتی سے ہمیں دھوکا نہیں دیں گے ہمارے ساتھ جھوٹ نہیں بولیں گے اور ہمیں کوئی ضرر نہیں پہنچائیں گے۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص ہو جو ہمیں ضرر پہنچانے کے درپے ہو یا جس کی طبیعت میں یہ بات داخل ہو چکی ہو کہ وہ جو بھی سامنے آئے اسے ضرر پہنچائے۔ تو ہم اس کے ساتھ نہ ملنا چاہیں گے نہ بیٹھ کر باتیں کرنا چاہیں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم بیٹھ کر باتیں کریں گے تو وہ کئی لوگوں کے خلاف ہمارے پاس طنز آمیز باتوں سے ہمیں دکھ پہنچائے گا۔ لیکن ایک بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ایسے لوگوں کو بھی کھلی چھٹی نہیں دینی چاہئے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ جس سے جو سلوک چاہیں کریں۔ انہیں ایک سبق دینے کی ضرورت ہے کہ معاشرے میں رہتے ہوئے انہیں بہتر طریق پر زندگی بسر کرنے کی خاطر سب سے اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ بددیانتی سے بچنا چاہئے دھوکہ دہی سے پرہیز کرنا چاہئے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ یعنی سچی سچی باتیں اچھے اچھے طریق پر کرنی چاہئیں۔ ایسا کرنے کے لئے ایک گر ہمیں سمجھایا گیا ہے اور وہ ہے خوش اخلاقی کا گر۔ یعنی اگر ہم خوش اخلاقی سے پیش آئیں تو دوسرے لوگوں پر اثر ہوتا ہے۔ ایسا شخص جو ہر ایک کو ایذا پہنچانا چاہتا ہے وہ بھی خوش اخلاقی سے اس طرح متاثر ہوتا ہے کہ یا تو کم کر دیتا ہے یا پھر کوئی ایذا نہیں پہنچاتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ خوش اخلاقی کا جوہر ایسا ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اثر کرتا ہے۔ اگر ہم اپنے اندر خوش اخلاقی کا جوہر پیدا کر لیں یعنی خوش اخلاق بن جائیں اور تمام لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں تو یقیناً ہمیں کوئی شخص ایذا نہیں پہنچا سکے گا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے خوش اخلاقی موذی سے موذی انسان پر بھی اثر کرتی ہے۔ یعنی اس کی طبیعت کو بدل دیتی ہے۔ اس کا رجحان بدل دیتی ہے۔ وہ لوگوں سے بہتر طریق پر پیش آنے لگتا ہے۔ اور معاشرے کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے بہتر طریق پر پیش آئیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ معاشرے میں جو لوگ موذی بن جاتے ہیں اور دوسروں کو ایذا دیتے ہیں ان کا بھی کوئی پس منظر ہوتا ہے۔ پیدائشی طور پر کوئی شخص موذی نہیں پیدا ہوتا۔ سب لوگ ٹھیک ٹھاک پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے گھر کا ماحول' ان کے محلے کا ماحول' ان کے شہر کا ماحول' انہیں بناتا ہے جو کچھ وہ بعد میں بن جاتے ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ اس ماحول کو بہتر بنایا جائے۔ گھر کا ہو' محلے کا ہو' یا شہر کا ہو۔ اگر بچپن ہی سے بچوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ کوئی بچہ بھی اپنے آپ کو ایذا رسانی کے لئے تیار نہیں پائے گا۔ سب بچے بچپن ہی سے ممنون ہونے کا راستہ اپنائیں گے۔ جو شخص کسی کا ممنون ہو وہ کسی طرح بھی اسے ایذا نہیں پہنچا سکتا۔

پس حضرت صاحب کا یہ ارشاد ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے اور ہمیں اپنے اندر خوش اخلاقی کا جوہر پیدا کرنا چاہئے۔ یہی وہ جوہر ہے جو ہمارے کام آئے گا اور یہی وہ جوہر ہے جو دوسروں کے کام آئے گا اور ہر شخص کو سیدھے راستے پر لگا کر بہتر زندگی بسر کرنے کے مواقع مہیا کرے گا۔ بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ دوسرے شخص نے ہم سے زیادتی کی ہے تو اسی طرح ہمیں بھی اس کے ساتھ زیادتی کرنے کا حق مل گیا ہے اور ہم زیادتی کر دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی نے ہم سے زیادتی کی ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم بھی ویسے ہی برے ہیں جیسا کہ وہ ہے اور یہ کوئی خوبی نہیں۔ برے آدمیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے ہی سے انسان اپنے آپ کو سچا ثابت کر سکتا ہے۔ کہتے ہیں نا دوسروں کی تخریب سے اپنی تعمیر نہ کریں۔ اپنی تعمیر کو ہی مدنظر رکھیں۔

پس اگر ہم خوش اخلاق رہیں ہر شخص سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی شخص ہمارے ساتھ بداخلاقی سے پیش آئے۔ یہ بھی تو ہم نے سنا ہوا ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ بداخلاقی سے پیش آئیں گے تو لوگ ہمارے ساتھ بداخلاقی سے پیش آئیں گے۔ خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے تو لوگ ہمارے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے اور خوش اخلاقی سے پیش آنے کے لئے وہی لوگ مدنظر نہیں ہونے چاہئیں جو ہمارے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم ان لوگوں سے بھی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں جو ہمارے ساتھ خوش اخلاقی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ یقیناً وہ ہمارے رویہ سے نادم ہو جائیں گے اور ان کی ندامت انہیں صحیح راستے پر لانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ انسانی دل کی کیفیت بدلتی رہتی ہے یعنی وہ بدل سکتی ہے اور اگر ہم بدلنا چاہیں تو بدل جاتی ہے۔ بعض اوقات اچھے لوگ برے بن جاتے ہیں اور برے لوگ اچھے بن جاتے ہیں۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ انسانی دل بدل سکتا ہے۔ انسانی خیالات بدل سکتے ہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فلاں شخص چور تھا سادھ ہو گیا۔ گویا کہ اس کا دل اس طرح بدلا ہے اس نے ہر بدی چھوڑ دی ہے اور ہر نیکی اختیار کر لی ہے وہ نیکیاں کرنے پر مائل رہتا ہے۔

پس اگر یہ ممکن ہے اور یہ واقعی ممکن ہے کہ دل بدلے جا سکتے ہیں تو ہم خوش اخلاقی کے ساتھ ایسے لوگوں کو بہتر بنانے کی کیوں نہ کوشش کریں جو بظاہر ہمیں موذی نظر آتے ہیں۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق ہر موذی سے موذی انسان پر خوش اخلاقی اثر کرتی ہے۔ آیئے ہم کوشش کریں کہ ہم ہمیشہ خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ اچھوں کے ساتھ بھی اور بروں کے ساتھ بھی۔ اچھوں کی اچھائی میں اضافہ ہوگا۔ اور بروں کو ان کی برائی سے نجات ملے گی۔ وہ بھی اچھے کاموں کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ دعا کریں کہ ہم ہر شخص سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ یہ ہمارے اندر کی بات ہے ہم سے ہمیشہ خوش اخلاقی ہی کا مظاہرہ ہو۔ لیکن یہ سب کچھ خداتعالیٰ کی توفیق سے ہو سکتا ہے۔ پس ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خوش اخلاق بنائے اور ہم ہر شخص کے ساتھ چاہے اس کا ہمارے ساتھ سلوک کیسا ہی ہو خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

مجھ کو سمجھاؤ نہ سمجھاؤ مجھے معلوم ہے
جو مری تقدیر میں ہے وہ مجھے مل جائے گا
یا مجھے لگنے نہ پائے گا کسی سے زخم دل
یا اگر لگ پایا تو وہ خود بخود سل جائے گا
اس چمن میں میرا دل ہے ایک غنچے کی طرح
زندگی کی دھوپ ہو یا چھاؤں' یہ کھل جائے گا

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

پوسٹل انٹرویو

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

ادارہ الفضل نے بعض اہم احباب جماعت سے پوسٹل انٹرویو کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں ان کو ایک سوالنامہ بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا ہے اور بذریعہ ڈاک ہی اس سوالنامے کے جوابات موصول ہوتے ہیں جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اس دفعہ محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب کو سوالنامہ بھیجا گیا تھا۔ یہ سوالنامہ ذیل میں درج ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1۔ آپ اس وقت سلسلے کی کیا خدمت کر رہے ہیں۔

2۔ اس سے پہلے آپ کو خدمت سلسلہ کے کون کون سے مواقع حاصل ہوئے / آپ نے کس کس ملک میں کام کیا ہے۔

3۔ تحریر و تقریر کے ذریعے آپ کو خدمت کا موقع ملا ہو تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں۔

4۔ پبلک ریلیشنگ کے سلسلے میں بتائیں کہ آپ نے کن کن اہم شخصیات سے رابطہ / ملاقات کی۔

5۔ جہاں جہاں آپ نے کام کیا ہے وہاں احمدیت کی نئی پود کا کیا حال ہے اور اس کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔

6۔ امام جماعت کی طرف سے اگر آپ کو کوئی خاص ہدایات یا خوشنودی حاصل ہوئی ہو تو اس کا ذکر فرمائیں۔

7۔ آپ کہاں پیدا ہوئے۔ تعلیم کہاں حاصل کی۔ تعلیم میں آپ کیسے تھے۔

8۔ طالب علموں کے لئے کوئی نصیحت بیان فرمائیں۔

مکرم و محترم مولانا سیفی صاحب

ایک تکلیف دہ حادثہ سے دوچار ہونے کے بعد آپ پھر اسی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بہت فضل فرمائے۔

ارشاد گرامی کی تعمیل میں سوالوں کا جواب عرض کر رہا ہوں۔ آپ مناسب سمجھیں تو سوال بھی درج کر دیں۔ میں نے مختصر ہیڈنگ دیئے ہیں۔

ایک اور کام مصروف رکھے ہوئے ہے مگر میں نے آپ کے ارشاد کو مقدم جانا۔ اللہ کرے آپ کو پسند آجائے۔ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار محمد افضل

1۔ سلسلہ کی کیا خدمت کر رہے ہیں؟

آجکل لاہور جماعت کے ایک حلقہ کا صدر ہوں۔ اتنی بڑی ذمہ داری ادا کرنے سے معذرت کی مگر قبول نہ ہوئی۔ حضرت امام جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کے بعد کام شروع کر دیا۔ لیکن اپنی کوتاہیوں کا احساس ہے۔ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے۔

2۔ پہلے خدمت کے مواقع ملے؟ کس ملک میں؟

سلسلہ کی خدمت کا دعویٰ کرنا تو ایک بڑا دعویٰ ہو گا اور مجھے کوئی ایسا دعویٰ نہیں۔ البتہ ایک ارشاد مل جائے تو پھر یہ فرض سمجھتا ہوں کہ اسے نبھایا جائے۔ مرکز سلسلہ نے کئی سال قبل دو کتابوں کا انگریزی ترجمہ کا کام سپرد کیا اور پھر جشن تشکر کے سال دس بارہ کتابچوں کا ترجمہ کرنے کی سعادت مل گئی۔ 1992ء میں کینیڈا گیا تو کیلگری کے مربی مبارک احمد نذیر صاحب کو معلوم ہوا کہ انگریزی میں کچھ شد بدھ رکھتا ہوں انہوں نے حضرت صاحب کے خلیج سے متعلق خطبات ترجمے کے لئے بھجوا دیئے۔ تین چار خطبات کا ترجمہ کیا اور تین چار تراجم کی نظر ثانی۔ اس طرح لہو لگا کے ہم بھی شہیدوں میں شامل ہو گئے۔ پھر یوں ہوا کہ محترم ملک صلاح الدین صاحب نے مجھے ڈھونڈھ نکالا اور انہوں نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی سوانح کو انگریزی کے قالب میں ڈھالنے کا کام سپرد کر دیا۔ اور ارشادات ملتے رہے کہ جلد مکمل کیا جائے۔ میرا دماغ تو انگریزی الفاظ تلاش کرتا رہا۔ انگلیاں ٹائپ رائٹر پر پڑتی رہیں مگر میری سوچیں ایک عظیم ہستی کے گرد گھومتی رہیں۔ بڑے سادہ' بڑے ہی پیارے' نہایت مخلص انسان ایک قابل رشک ہستی' چند ہفتے جو ان کی صحبت میں گزارے وہ ایک وجد' ایک سرور دے گئے۔ کتنے پیارے لوگ۔ کیسے آقا کے فدائی کیا جذبہ ایمان (دین حق) کتنی قربانیاں۔

3۔ تحریر و تقریر

مقرر تو میں ہوں نہیں۔ اس لئے تقریر میں تو بس یوں ہی سمجھیں۔ ہاں! انکار کی جرأت کبھی نہ ہوئی۔ ارشاد ہوا تو کھڑا ہو گیا خواہ کاغذ کا سہارا لینا پڑا۔ اور یہ کئی بار ہوا۔ دارالذکر میں ایک اجلاس میں "تربیت اولاد" پہ کچھ باتیں کہیں ایم۔ٹی۔اے کو شاید پسند آئیں۔ کئی بار سنوائی گئیں۔ الفضل نے یہ مہربانی کی کہ فورم میں تعلیم کی بات کرنے کو مجھے بھی بلا لیا' پچھلے سال کئی مواقع پہ......اصول کی فلاسفی کے مختلف پہلوؤں پہ بات کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر اسی مضمون پہ تشکیل دی گئی ریسرچ ٹیم میں شامل ہو کر ایک انگریزی میں مقالہ لکھا جسے ایم۔ٹی۔اے کے لئے تقریر کی صورت میں پیش کیا گیا۔ سوچتا ہوں ایم۔ٹی۔اے بھی کیا نعمت ہے۔ ایک معمولی سے انسان کی آواز بھی آج دنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ کبھی کبھار اپنی ہی آواز کانوں میں پڑتی ہے تو دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ میں کیا اور کہاں اتنا بڑا انعام!

تحریر کی بات کریں تو کہہ سکتا ہوں کہ قلم چلانے کے بہت مواقع ملے۔ طالب علمی کے زمانہ میں انگریزی رسالہ سن رائز کے لئے دو یا شاید تین مضامین لکھے۔ یہ تو معلوم نہیں کہ پڑھنے والوں کو پسند آئے یا نہیں لیکن اپنا نام چھپا ہوا دیکھ کر خوشی ہوئی۔ ایک مرحلہ پہ پاکستان ٹائمز کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے ایڈیٹر صاحب نے پہلے ہی مضمون کی اتنی حوصلہ افزائی دی کہ پھر لکھتا رہا۔ بعض دفعہ ان کی فرمائش پہ اور اکثر اپنے ہی خیالات کی عکاسی کی۔ اردو سے قربت یوں حاصل ہوئی کہ 1889ء میں محترم نسیم سیفی صاحب نے ٹیوشن کے موضوع پہ قارئین کو دعوت فکر اور دعوت قلم دی۔ ایک مضمون لکھ مارا۔ اس نے احساس دلایا کہ اردو میں بھی خیالات کو الفاظ کا مناسب جامہ پہنانا ممکن ہے۔ جھجک دور ہوئی۔ قلم چل پڑا اور پھر بعض اوقات تو فراٹے بھرتا چلا گیا۔ محترم ایڈیٹر صاحب کی حوصلہ افزائی اور قارئین کی پسندیدگی آج بھی اس مشعل کو جلائے ہوئے ہے۔ اب تو مضامین کا ایک انبار لگ گیا ہے جن میں سے کچھ کتابی شکل (ایک آواز دنیا کے کناروں تک) اختیار کر چکے ہیں۔ ان کے ذریعے قربتیں بھی ملیں اور محبتیں بھی۔ کئی لوگ ایک غیر مانوس نام کو جاننے لگے۔ کینیڈا میں ایک ملنے والے سے اتنا ہی کہا کہ فلاں ہوں الفضل کے لئے مضامین لکھتا ہوں۔ اس پہ وہ نہ صرف گرم جوشی سے ملے بلکہ کہا کہ انہوں نے میرے مضامین فائل میں سنبھال رکھے ہیں۔ میں نے انہیں دعائیں دیں۔ اور دعا ہی ہے جس کا مضامین کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے والوں سے طالب ہوتا ہوں۔ اور یہی درخواست اب بھی کر رہا ہوں۔ مضمون اچھا لگے تو دعاؤں کے تحفہ سے نوازیں۔

4۔ اہم شخصیات سے رابطہ۔

ایک گمنام سا شخص ہوں۔ بڑے آدمیوں سے ملاقاتیں تو بہت کم ہوئیں البتہ چند پر نور چہروں کو نظر بھر کے دیکھنے کے مواقع ضرور ملے۔ بہت کچھ سیکھا بہت کچھ پایا۔ معزز ترین ہستیاں جن سے ملاقات ہوئی ان میں سے تین بہت نمایاں' بہت پیاری' بہت معزز یعنی امام الثانی امام الثالث اور امام الرابع' ان کے قریب پہنچیں تو عالم بقعہ نور' علم کی روشنی' محبت کی پھوار' کون سی بات بتاؤں اور کون سی چھوڑوں۔ کاغذ کا دامن تنگ اور موضوع پہ سوچتے ہوئے خیالات کا ہجوم مگر تقاضا ہے اختصار کا۔ اس لئے ان عظیم ہستیوں' ان پر شفقت وجودوں کے لطف و کرم کی طرف اشارہ ہی کر سکوں گا۔ حضرت امام الثانی سے اپنی اوائل سروس کی ایک ملاقات۔ کسی نے تعارف کرواتے ہوئے کہہ دیا کہ پروفیسر غیر احمدی ہیں۔ آپ مسکرائے ایک محبت سے بھرپور نظر اس خاکسار پہ ڈالی اور تعارف کرانے والے کو یہ کہہ کر حیران کر دیا کہ یہ تو ڈاکٹر میاں محمد اشرف کے بیٹے اور میاں نظام الدین صاحب کے نواسے ہیں۔ کیا لطف آیا ایک محسن' ایک پر شفقت ہستی سے اپنا تعارف سن کر کتنی قربت کا احساس دلایا ایک نظر کرم نے۔ میری بیوی' جسے انہوں نے بیٹی بنایا' وہ تو لطف و کرم کی بیسیوں باتیں گنواتی ہے۔ کتنے شفیق انسان کہ لاکھوں چاہنے والے مگر ہر ایک کو احساس قربت سے معمور کر رہے ہیں۔ لطف و کرم نچھاور کر رہے ہیں۔ بھلا کیوں نہ پیار آئے اتنے پیارے وجودوں پہ۔ حضرت امام الثالث' ایک ہنستا مسکراتا چہرہ' نرم لبوں سے جھڑتے ہوئے پھول۔ مجھ سے اکثر یوں مخاطب ہوئے "پرنسپل صاحب کیا حال ہے؟" مجسم شفقت ایک دوست کو دھچکا لگا۔ میں نے عرض کی۔ فرمایا ان کے لئے دعا بھی کرو۔ مختلف انداز سے سمجھاؤ بھی اور قریب رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ ایک پر شفقت وجود جو علاج تجویز کر رہے ہیں وہ بھی یہی ہے کہ محبت بانٹو۔ محبت بکھیرو۔ محبت سے دل جیتو۔ حضرت امام الرابع کے لطف و کرم کی کون کون سی بات بتاؤں۔ ایک ذاتی کام آن پڑا۔ بڑا مشکل' تقریباً ناممکن' میں نے عرض کر دی (اس وقت آپ مسند امامت پر متمکن نہ ہوئے تھے) بڑے آدمی اکثر ایسی عرضداشتوں کو بھول جاتے ہیں لیکن یہاں تو ایک شفیق وجود تھا۔ آپ نے نہ صرف یاد رکھا بلکہ نہ جانے کتنی بار اور کس کس کو اس ضمن میں کہا کہ ایک ناممکن بات ممکن ہو گئی۔ کینیڈا میں 1992ء میں ملاقات کی صورت پیدا ہوئی۔ میری اہلیہ نے بڑی بے تکلفی سے ایک گلہ کر دیا۔ اب ذرا لطف و کرم دیکھئے۔ نہ استعجاب نہ ناراض بلکہ پر نور چہرہ مزید کھل اٹھا۔ لطف و کرم کی بارش' پیار و التفات کا بے مثال نظارہ۔ ایسے محبت کرنے والے وجود اتنی محبت نچھاور کریں تو ایسا سرور ملتا ہے جس کا مزہ ہی کچھ اور ہے اور ایسے لمحے زندگی کے یادگار لمحے بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پیاروں کو اپنا بے حساب پیار دے۔

"پرنسپل صاحب! کیا حال ہے؟" کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس نے ایک اور بڑے ہی پیارے وجود کی یاد دلا دی۔ یہ تھے حضرت مولوی محمد دین صاحب کبھی میرے سکول' تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ میں ان کا ایک ادنیٰ اور معمولی طالب علم' فیصل آباد میں متعین ہوا تو آپ نے مجھے ایک جماعتی کمیٹی کا رکن بنا دیا۔ اور پھر جب بھی حاضر ہوا "پرنسپل صاحب! کیا حال ہے" سے استقبال ہوا۔ کہاں وہ عظیم ہستی اور کہاں ان کا ایک معمولی طالب علم مگر وہ تھے مجسم شفقت' بڑے ہی پیارے وجود اور اس نے ایک اور وجود کی طرف اشارہ کر دیا جو اللہ کے فضل سے حیات ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت سے رکھے) یعنی میاں محمد ابراہیم صاحب۔ ان کی شفقتیں تو بے شمار اور انہوں نے انہیں نوک قلم پہ لا کے ایسے ایسے انعامات سے نوازا کہ میری آئندہ نسلیں بھی پڑھیں گی تو ان کے لئے دعا گو ہوں گی۔

اہم شخصیات میں نام تو اور بھی بہت سے ہیں لیکن اب بات لمبی ہو رہی ہے اس لئے دو شخصیات کے متعلق سرسری ذکر ہی کر سکوں گا۔ ان میں سے ایک ہیں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب آپ ساہیوال تشریف لائے۔ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب کے ہاں قیام کیا۔

ایک اچھی بات

ہر وہ چیز جو خدا کے قرب پر منتج ہو جس کے نتیجے میں خواہ نفس اللہ کے قریب آئے۔ یا لوگ اللہ کے قریب آئیں وہ ہر کوشش (جدوجہد) ہے۔ تو (جدوجہد) کا مرکزی معنی کوشش کا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں کچھ احباب دعوت پر مدعو ہوئے ہیں اپنے پرنسپل صاحب کو بھی ساتھ لے گیا۔ انہوں نے جناب چوہدری صاحب سے درخواست کی کہ اگر کوئی اور وقت نہ ہو تو صبح کی سیر کالج میں کریں تا قدرے تفصیلی ملاقات ہو سکے۔ آپ نے فرمایا

In the morning I have appointment with myself

کتنے پتہ کی بات کہہ گئے ایک ہی جملے میں۔ ہم اردگرد تو تاک جھانک کر لیتے ہیں۔ دوسروں پر انگلیاں اٹھانے میں مشاق ہیں مگر نہیں جھانکتے تو اپنے اندر۔ نہیں سوچتے تو اپنے کئے ہوئے کاموں کے متعلق۔ اور اگر اپنے ساتھ ملاقات روزمرہ کا معمول بن جائے۔ اندر جھانکیں۔ محاسبہ کریں تو شاید ہم بہتر انسان بن جائیں۔ ایک دانا کے ایک چھوٹے سے جملے میں کتنی دانائی ہے۔

ایک اور قابل رشک انسان اپنی کٹیا میں دھونی رمائے 'علم کی شمع جلائے ہوئے' حضرت محمد احمد مظہر صاحب رشک آتا ہے اس علمی کام پہ جو اکیلے ایک نحیف و نزار انسان نے کر دیا۔ ان کے پیارے امام نے اللہ سے خبر پا کر یہ تھیوری پیش کی کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ انہوں نے اسے فرض جانا کہ اسے تحقیق سے ثابت کریں۔ سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ ایک کٹھن کام بلکہ بظاہر ناممکن سی بات۔ مگر کیا جذبہ تھا۔ کیا لگن تھی۔ کیا سردھڑ کی بازی کہ ایک بیج سے کونپلیں پھوٹنے لگیں۔ تحقیق کے پودے کو پھول لگنے لگے۔ اور کوئی باون پھول کھل اٹھے۔ ڈکشنریوں کے انبار لگ گئے۔ الماریاں بھر گئیں۔ مجھے ان میں جھانکنے کا اتفاق ہوا۔ اتنے قیمتی خزانے کو منظر عام پر لانے کی درخواست کی۔ فرمایا مجھ میں اتنی سکت نہیں۔ مگر میں کسی کا احسان نہیں لوں گا۔ کیا خودداری ہے۔ جو کام تھا میں نے کر دیا 'اب آپ جانیں' کتنے عظیم لوگ' آقا کا ایک اشارہ ملتا ہے اور پھر ساری عمر اس پہ عمل کرتے بیت جاتی ہے۔ نہ انعام کے طلبگار نہ مدح کے خواہاں۔ پھر یہاں علم بھی شفقت بھی۔ بہت مصروف انسان مگر ایسے پیار سے ملتے اور اتنی تواضع کرتے کہ ان کے لئے دل سے دعا نکلتی..... بات لمبی ہوتی جا رہی ہے۔ مگر جب ذکر چھڑ جائے پیارے وجودوں کا تو قلم روکنے کے باوجود نہیں رکتا۔ یادوں کے دریچوں سے ابھی کئی اور حسین چہرے جھانک رہے ہیں مگر مجبوری ہے۔

5۔ نئی پود کی تربیت تربیت اطفال و نوجوانان کا جو انتظام ہمارے ہاں موجود ہے وہ کہیں اور نہیں ملے گا۔ ناصرات' اطفال' خدام کی تنظیمیں نوجوانوں کو ایک خوبصورت سانچے میں ڈھال رہی ہیں۔ پھر واقفین نو کا نظام تو گویا سونے پہ سہاگہ پہلے روز سے ہی بچے کی تربیت شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے مجھے نوجوانوں کا مستقبل درخشاں دکھائی دیتا ہے۔ کینیڈا میں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ بچے اور بچیاں باوجود ان ممالک کی مصروفیات کے اتوار کو بڑی باقاعدگی سے مشن ہاؤس جاتے ہیں جہاں ان کی تربیت بڑے اچھے انداز میں اور بڑی باقاعدگی سے کی جاتی ہے۔ وہاں چھوٹے پوتے اور پوتی کو اچھی تلاوت اور عمدہ تقریر کرتے ہوئے سنا۔ اور دل سے دعا نکلی بچوں کے لئے ان کے والدین کے لئے اور تربیت دہندگان کے لئے۔ اللہ کرے ہماری نئی پود ہر شروفتنہ' ہر غم اور پریشانی سے محفوظ رہے۔

6 امام جماعت سے ہدایت یا خوشنودی اللہ تعالیٰ کے فضل اور امام جماعت کی بہت سی کرم نوازیوں میں سے ایک کا ذکر کروں گا۔ موقع تھا کینیڈا کی بیت کے افتتاح کا۔ مگر ملاقات تھی نجی۔ اس محفل میں جہاں اور نوازشیں رہیں وہاں آپ نے میرے الفضل میں شائع شدہ مضمون "جلسہ قادیان 1991ء" کے متعلق فرمایا:۔ کہاں چھپے ہوئے تھے۔ اچھا لکھ لیتے ہیں۔ لکھتے رہیں۔ ایک حقیر سے انسان پہ اتنا التفات۔ وہیں میرا سر اللہ کے حضور جھک گیا۔ حیرانی ہوئی کہ ایک انتہائی مصروف انسان نے بھی ایک معمولی سے مضمون کے لئے بھی وقت نکالا اور پھر شاباش دینا بھی ضروری سمجھا۔ کتنے عظیم انسان! کتنے پیارے وجود!

ایک اور ارشاد ہوا۔ انگلستان کے کسی انور شیخ نے دین حق کی مخالفت میں ایک کتاب انگریزی میں لکھی۔ اس پہ میرا تھوڑا سا کام حضرت صاحب کی نظر سے گزرا۔ اس پہ کتاب کا جواب لکھنے کا ارشاد ہوا۔ اس بلسلہ میں جو خط ناظر صاحب کی معرفت ملا اس میں ایک جملہ یہ تھا۔

"افضل صاحب کو کہیں کہ لکھیں اور جواب دیں۔ ان کی زبان اچھی ہے اور تحریر پر بھی خوب دسترس ہے" واہ اللہ میاں کہاں مجھ جیسا نالائق انسان اور کہاں اتنی شاباش۔ اتنی عزت افزائی' مجھ نالائق سے اس کتاب کا' جس میں مصنف نے کلام الٰہی اور حدیث کے حوالے دیئے ہیں (گو ان کی تشریح توڑ مروڑ کے کی ہے) کا جواب لکھنا ایک محال امر معلوم ہوتا تھا۔ لیکن حضرت صاحب کی دعا سے اپنی کم علمی کے باوجود کچھ نہ کچھ لکھ ہی لیا۔ اور اس کا محرک تھی وہ ہمت افزائی جو ایک مہربان سے ملی۔

7۔ جائے پیدائش تعلیم اب آگیا ایک ذاتی سا سوال کہاں پیدا ہوا۔ پیدا تو ہندوستان کے ایک قصبے میں ہوا جہاں میرے والد محترم ان دنوں بطور انچارج میڈیکل ڈسپنسری متعین تھے۔ پھر مختلف گاؤں اور قصبوں کے چھوٹے چھوٹے سکولوں میں پڑھتا رہا۔ ایف۔ اے کے لئے والد صاحب نے گجرات زمیندارہ کالج بھجوا دیا۔ فرمایا اپنے آبائی شہر میں دو سال تو گزار لو۔ بی۔ اے کے لئے لاہور کا رخ کیا۔ دیال سنگھ کالج میں مولانا تاج ور نجیب آبادی سے اردو اور سید عابد علی عابد سے فارسی پڑھنے کا موقعہ ملا۔ ایم۔ اے کے لئے لاہور کے سب سے بڑے کالج 'گورنمنٹ کالج میں جا پہنچا۔ سروس شروع کی تو ایک سکالر شپ مل گیا۔ واشنگٹن یونیورسٹی سے ایم۔ ایڈ کی ڈگری لی۔ امریکن یونیورسٹی بیروت میں بھی ایک کورس کرنے کا موقعہ ملا۔

تعلیم میں کیسا تھا؟ بس اوسط درجے کا طالب علم تھا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کبھی فیل نہیں ہوا۔ امتحانوں نے اتنا پریشان نہیں کیا۔ البتہ امریکہ گیا تو یہ معلوم کر کے کہ اے گریڈ لینے کے لئے 90 فیصد نمبر لینے ہوں گے۔ ضرور پریشان ہوا۔ وہاں مضامین نئے۔ ماحول مختلف۔ طریقہ تعلیم نیا مطلوبہ معیار نہایت بلند۔ سب باعث پریشانی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی پہلے سمسٹر میں چاروں مضامین میں اے گریڈ ملا تو حوصلہ بھی ہوا عزت بھی ملی۔ ڈگری بھی ملی اور یہ تسکین بخش احساس بھی کہ اس یونیورسٹی میں آنے والے سارے پاکستانیوں میں میں نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

8۔ آخری بات۔ طالب علموں کے لئے نصیحت:۔ یاد رکھیئے اگر کچھ سیکھنا ہے تو ساری عمر طالب علم رہیئے۔ اگر کچھ پانا ہے تو اللہ کے حضور جھکے رہیئے۔

OOO

یادرفتگاں

مبشر احمد ورک مربی سلسلہ

محترم چوہدری نواب دین صاحب ورک

میرے دادا جان چوہدری نواب دین ورک 1910ء کے دہاکے میں گاؤں اٹھوال ضلع گورداسپور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ محترم دادا جان پڑھے لکھے ہوئے نہیں تھے۔ کیونکہ زمیندار گھرانے سے آپ کا تعلق تھا۔ اور اس زمانہ میں زمیندار لوگ اولاد کو پڑھانے کی بجائے کام کاج میں لگانا زیادہ مناسب سمجھتے تھے۔ ایک اور وجہ آپ کے تعلیم حاصل نہ کرنے کی یہ بھی تھی آپ کے والد محترم پیدائش سے قبل ہی وفات پا چکے تھے جس کی وجہ سے بچپن سے گھریلو کام کاج میں مصروف ہونا پڑا۔ محترم دادا جان جماعت سے عشق کی حد تک لگاؤ رکھتے تھے۔ خاکسار جامعہ احمدیہ ربوہ 1983ء میں داخل ہوا۔ تو جب بھی گاؤں جانے کا موقعہ ملتا دادا جان مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور کہتے کہ مجھے مرکز کے حالات سناؤ اور جماعت کے متعلق باتیں بتاؤ۔ خاکسار جو کچھ بیان کر سکتا کرتا۔ پھر محترم دادا جان خود حضرت امام جماعت ثانی اور امام جماعت ثالث کے ادوار کے مختلف واقعات سناتے اور بڑی خوشی محسوس کرتے۔ سالانہ جلسوں کی ائمہ کی تقاریر جو سنی ہوئی تھیں بہت سی باتیں کئی سال گزر جانے کے باوجود زبانی بیان کرتے۔

محترم دادا جان بتایا کرتے تھے جماعت احمدیہ اٹھوال کے خدام جن میں خود دادا جان بھی شامل ہوا کرتے تھے۔ قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقع اپنے گاؤں سے جو کہ قادیان سے تقریباً 10 میل کے فاصلہ پر ہے فجر کے وقت پیدل چل کر قادیان پہنچتے اور جلسہ گاہ میں ڈیوٹی دیتے شام کو جلسہ کے اختتام پر پھر واپس پیدل گاؤں جاتے اگلے روز پھر اسی طرح جلسہ گاہ میں حاضر ہوتے صبح شام واپس آکر اپنے جانوروں کے چارے وغیرہ کا اہتمام بھی کرتے۔

محترم دادا جان عبادات کے پابند تھے۔ ہر حال میں پانچ وقت عبادت پابندی سے کرتے۔ اپنے بیٹوں اور پوتوں کو بھی اس کی نصیحت کرتے۔

کلام الٰہی سے بہت زیادہ لگاؤ تھا۔ چونکہ عموماً زمینوں پر ہی رہا کرتے تھے ہفتہ میں ایک دن صرف جمعہ کو گاؤں آتے اس لئے ڈیرہ پر ایک الماری بنائی ہوئی تھی جس میں دادا جان کلام پاک رکھا کرتے۔ اور بلاناغہ تلاوت فرماتے ان کو دیکھ کر کئی نوجوانوں کو بھی اس نیک عمل کی تحریک پیدا ہوتی۔ کیونکہ آٹھ احمدی گھرانوں کے ڈیرے ایک جگہ پر اکٹھے تھے۔

محترم دادا جان کے دو تین نسلوں سے صرف ایک بیٹا ہے اپنے والدین کے محترم دادا جان بھی اکیلی اولاد تھے آپ کے والد صاحب بھی اور آپ کے دادا جان بھی صرف اکیلی اولاد تھے۔ لیکن دادا جان کہا کرتے تھے کہ میری والدہ محترمہ دعا دیا کرتی تھی کہ تم اپنی اولاد میں بیٹھے نظر نہ آؤ یعنی کثرت سے اولاد ہو۔ چنانچہ جب دادا جان کی وفات ہوئی تو دو بیٹے اور ایک بیٹی سے آگے پوتے نواسے پڑپوتے ملا کر 30 نفوس سے زائد تھے۔

محترم دادا جان ہم سب پوتوں سے بہت زیادہ محبت کیا کرتے تھے اور دعاؤں سے نوازا کرتے تھے۔

1989ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے خاکسار کو جانے کا موقع ملا۔ قادیان کے لئے چونکہ خاکسار اپنے سنٹر سے روانہ ہوا تھا۔ روانگی سے تین روز قبل 17 دسمبر 1989ء کو دادا جان اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے لیکن خاکسار کو وقت پر اطلاع نہ مل سکی جس کی وجہ سے میں اپنے پیارے دادا جان کے آخری دیدار سے محروم رہا خدا تعالیٰ محترم دادا جان کو اپنی رضاء کی جنتوں میں جگہ دے۔ آمین۔

OOO

دعا کو دل نہ چاہے تو اس کے لئے بھی دعا کرے

اگر دعا کو دل نہ چاہے اور پورا خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس بات سے ابتلا میں نہ پڑے کہ میری دعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی دعا کے جو لفظ ہوتے ہیں ان کو زبان سے ہی کہتا رہے آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لے گا کہ زبان کے ساتھ اس کا دل بھی شامل ہو گیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دعا میں پیدا ہو جائیں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اخلاقی قوتوں کے متعلق ملفوظات جلد اول صفحہ 289 میں فرماتے ہیں۔

یہ یادرکھو وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔ محض اس لئے اپنے علم وفنون سے کسی کو واقف نہ کرنا کہ اگر وہ سیکھ جاوے گا' تو ہماری بے قدری ہو جاوے گی یا آمدنی میں فرق آجائے گا' شرک ہے' کیونکہ اس صورت میں وہ اس علم یا فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے۔ اسی طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا وہ بھی بخیل ہے۔ اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے کہ جو اخلاقِ فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں' اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے۔ وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اخلاق سے اس قدر ہی مراد نہیں ہے کہ زبان کی نرمی اور الفاظ کی نرمی سے کام لے۔ نہیں۔ بلکہ شجاعت' مروت' عفت جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں۔ دراصل سب اخلاقی قوتیں ہیں' ان کا برمحل استعمال کرنا ہی ان کو اخلاقی حالت میں لے آتا ہے۔ ایک موقعہ مناسب پر غضب کا استعمال بھی اخلاقی رنگ اختیار کرلیتا ہے۔

اپنے گھروں میں اعلیٰ اخلاق رائج کرنے کے متعلق حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) 25 مارچ 1988ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آج کے لئے خصوصیت سے میں نے اس حصے کو منتخب کیا ہے کہ اپنے گھروں میں خاوند اور بیوی کے تعلقات دُرست کریں ورنہ آپ کے بچوں کے اخلاق کی کوئی حفاظت نہیں ہو سکتی (حضرت بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ "درحقیقت نکاح مرد اور عورت کے درمیان ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ (-) فرماتا ہے...... اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اپنی بیوی کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے...... تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیوی سے نیکی کرو' ان کے لئے دعا کرتے رہو۔ اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بُد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو"۔

پس جتنے بھی قضاء میں ایسے معاملات ہیں جن کی نوبت طلاق تک پہنچتی ہے ان سب کا فرض ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ انہوں نے اس فعل میں جلدی تو نہیں کی۔ کیا اس حد تک صبر سے کام لیا ہے جس حد تک صبر ممکن ہے۔ کہیں ان کی بدخُلقی تو نہیں جس کے نتیجے میں نوبت طلاق تک پہنچ رہی ہے۔ (-) بدخُلق انسان تو روحانیت سے کوئی علاقہ یا تعلق نہیں رکھتا اور بدخُلق انسان کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ وہ داعی الی اللہ ہو گا یا اس کی دعوت الی اللہ میں کوئی تاثیر ہے۔ بدخُلقی تو خدا تعالیٰ کی صفات کے مقابل کی ایک چیز ہے۔ اسماء الحسنٰی کے خلاف ایک شیطانی کوشش کا نام بدخُلقی ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان کوئی جوڑ نہیں۔ صفاتِ باری تعالیٰ اور بدخُلقی یہ ایسے ہی ہیں جیسے رات اور دِن ایک کے ہوتے ہوئے دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بدخُلقی کرنے والے جو اپنے گھروں میں بدخُلقیاں کرتے ہیں۔ اپنی بیویوں سے بدسلوکیاں کرتے ہیں۔ بات بات پر بدتمیزی کرتے ہیں۔ تحکم کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں ان کے مردانگی ہے۔ چنانچہ بعض ایسی اطلاعوں کے متعلق جب میں نے اپنے طور پر تحقیق کرائی تو پتہ چلا کہ بعض عورتوں نے مبالغے سے کام نہیں لیا تھا۔ واقعتاً ان بے چاریوں کے ساتھ روزمرّہ یہ ہی سلوک ہوتا تھا۔ بات بات پر جھڑکنا بات بات پہ بدتمیزی سے ان کے ساتھ گفتگو کرنا۔ ان کو حکم دینا خبردار یہاں سے اُٹھ کر وہاں بیٹھو میں جو تمہیں کہتا ہوں وہی کرو۔ تمہیں یوں کرنا چاہئے۔

وہ باتیں جو انسان اخلاق سے' نرمی سے' ملائمت سے کر سکتا ہے اور اپنے گھر کو خود جنت بنا سکتا ہے۔ وہ بدتمیزی اور بدخُلقی سے کرنے کے نتیجے میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو جہنم بنانے والی بات بن جاتی ہے اور پھر ایسے بچے جو اپنے باپ کو دیکھ رہے ہیں جو آتے ہی گھر میں عذاب لے آتا ہے جس کے جانے سے گھر میں امن آتا ہے اور جس کے آنے سے گھر میں جہنم پیدا ہوتا ہے۔ وہ بچے ہرگز اس باپ کے وفادار نہیں ہوسکتے اس کے فرمانبردار نہیں ہو سکتے۔ اور ایسا باپ جب ان کو نیکی کی نصیحت کرتا ہے تو ان بچوں کے دل میں اس کے خلاف ردِ عمل ہوتا ہے چنانچہ وہ کبھی بھی ایسی اولاد کو نیکی کی تعلیم دے نہیں سکتے۔ نیکی کے لئے ضروری ہے کہ جس شخص کو نصیحت کی جارہی ہو اس کو نصیحت کرنے والے سے محبت ہو۔ اور جو نصیحت کر رہا ہے اس کو اس سے محبت ہو جس کو نصیحت کر رہا ہے۔ ایک بنیادی نکتہ ہے جس کو بُھلانے کے نتیجے میں کوئی بھی نصیحت کا نظام کارگر ثابت نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نبیوں کو چنتا ہے۔ یہ درست ہے کہ یہ ایک موہبت ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ ہے اور کوئی زبردستی (-) حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ تحفے ان کو دیتا ہے جو ان تحفوں کے حقدار ہوتے ہیں۔ خدا کی نظر میں حقدار ٹھہرتے ہیں چنانچہ ہر نبی اپنے زمانے میں اخلاق کا بہترین نمونہ تھا ہر نبی اپنے زمانے میں اپنی قوم سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا تھا۔ (--) پس رحمت و محبت کا نصیحت سے تعلق ہے

ایسے والدین یعنی خاوند ہو یا بیوی ایک دوسرے سے بدتمیزی کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے بدخُلقی سے کام لیتے ہیں۔ ان کے بچوں کے دل میں ان کی محبت ختم ہو جاتی ہے اور ان کے بچوں کے دل میں -- باغیانہ خیال پیدا ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ ایسے بچوں کو نصیحت کرتے ہیں تو نصیحت میں بدخُلقی پائی جاتی ہے۔ اس نصیحت میں بھی تکبّر پایا جاتا ہے اور بدتمیزی کی جاتی ہے اور بچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی ذہین چیز ہے۔ بچے کے متعلق یہ خیال کرلینا کہ اس کو پتہ نہیں چلتا۔ جو خیال کرتے ہیں ان کو پتہ نہیں چلتا کہ یہ کیا ہے۔ بچے کو خدا تعالیٰ نے پوری روشنی عطا کی ہوتی ہے اور بڑوں کے مقابلے میں اس کو فوقیت ہے کیونکہ روشنی طبع کو گناہ کمزور کر دیتے ہیں اور گناہ روشنی طبع کو دھندلا دیتے ہیں۔ بچہ چونکہ معصوم ہوتا ہے اس لیے اس کی روشنی طبع اکثر صورتوں میں بالغوں سے بڑھ کر ہوتی ہے اور وہ خود جو نتیجے اخذ کرتا ہے وہ صاف اور روشن ہوتے ہیں کیونکہ بچے کے اندر معصومیت پائی جاتی ہے۔ (-) معصومیت کا فطری روشنی سے گہرا تعلق ہے اس لیے وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو بیوقوف سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ بیوقوف ہیں کیونکہ بچے تو روشن ضمیر ہیں وہ جو دیکھ رہے ہیں وہ پڑھ رہے ہیں ان کو پتہ لگ رہا ہے کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے ہمارے ماں باپ کی اصل نیت کیا ہے ان کی دلی تمنائیں کس طرف مائل ہیں اور یہ کیا چاہتے ہیں۔ بدی سے محبت کرنے والے ہیں یا نیکی سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ چنانچہ وہ ماں باپ جو بدخُلق ہوں ان کے بچے ان کی نصیحت کو قبول نہیں کرتے۔ کرسکتے ہی نہیں کیونکہ ان کی فطرت ان کو بتادیتی ہے کہ اس بدخُلق نے اپنی برائی کی خاطر ہمیں مجبور کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں کمزور سمجھا ہے۔ ہمیں اپنے سے نیچے دیکھا ہے۔ اور چاہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمیں زبردستی اپنے مطابق بنائیں۔ بچے اپنی کمزوری کی وجہ سے اپنے ردِ عمل کو ظاہر نہیں کرتے یعنی بعض دفعہ نہیں کرتے اور بعض دفعہ پھر جب بہت زیادہ ایسے ماں باپ حد سے بڑھ جائیں تو بدتمیزیاں بھی ہو جاتی ہیں اور پھر بچوں بے چاروں کو اور مار پڑتی ہے اور بعض دفعہ ان کی ہڈیاں توڑ دی جاتی ہیں۔ مار مار کے کہ ہماری بات نہیں مانتا۔ حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ بات نہ ماننے کی ذمہ داری ان کے والدین پر ہے۔ انہوں نے بچپن ہی سے شروع سے ہی کچھ ایسا روّیہ اختیار کیا گھر میں جس کے نتیجے میں بچوں کے دلوں سے اعتماد اُٹھ گیا۔ ماں باپ اس قابل نہیں رہے کہ وہ نصیحت کرسکیں۔ سچے پیار و محبت سے اور خلوص کے ساتھ جو نصیحت کی جاتی ہے اس کے ساتھ سچے پیار اور خلوص کا ماحول بھی ہونا چاہئے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ باپ نے جو نصیحت کی تھی اس میں تو سچائی تھی لیکن جو باپ سچا نہیں ہے۔ اس کی نصیحت جھوٹی ہوتی ہے جو باپ بدخُلق ہے اس کی نصیحت میں بھی نیک اثر نہیں رہتا۔ کیونکہ بدخُلق انسان کی نصیحت کو دوسرا شخص قبول نہیں کیا کرتا اس لئے اپنے گھروں کے معاشرے کو درست کریں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر تلخیاں پیدا کرنا اور حوصلے ہار بیٹھنا ذرا سی کسی کمزوری دیکھ کر یہ کوئی مردوں والی صفات نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اخلاق کو درست کرنے والا بنائے اور ان سب نصائح پر کامل طور پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

OOO

یاسمین پاشا- ایم ایس سی جغرافیہ- اہلیہ عبدالقیوم پاشا مربی سلسلہ

زلزلے

بنگلہ دیش میں آنے والے سائیکلون ہوں' مصر میں ریت کا طوفان' سیلاب' یا دنیا کے مختلف علاقوں میں آنے والے زلزلے' یہ سب قدرت کی طرف سے آنے والی ناگہانی آفات ہیں۔ جو ازل سے انسان کی رفیق چلی آرہی ہیں۔

زلزلہ بھی ایسی ہی ایک ناگہانی آفت ہے جس کے بارے میں بہت سی دیومالائی داستانیں اور قصے بھی منسوب ہیں مثلاً زمین کو کسی بہت بڑے بیل نے اپنے سینگوں پر اٹھا رکھا ہے اور جب اس کا ایک سینگ تھک جاتا ہے تو وہ اس کو جب اپنے دوسرے سینگ پر اٹھاتا ہے تو زلزلہ آتا ہے۔

لیکن حقیقت میں کرہ ارض پر ہر تین ہزار سال بعد ایک بہت بڑی جغرافیائی تبدیلی رونما ہوتی ہے اور زمین اپنی چار ارب ساٹھ کروڑ سالہ عمر کے دوران ہمیشہ زلزلوں کی زد میں رہی ہے۔ دنیا میں ہر سال تین لاکھ زلزلے آتے ہیں۔ ماہرین ارضیات کا کہنا ہے کہ دنیا کا کوئی حصہ زلزلوں سے محفوظ نہیں۔ اگرچہ ارسطو سے لے کر عہد حاضر تک زلزلہ کی مختلف توجیہات پیش کی جاتی رہی ہیں۔ سائنسی نظریات سے قطع نظر جو بات تمام تہذیبوں میں مشترک نظر آتی ہے۔ وہ ہے خدا کا عذاب۔ جو زلزے کی صورت میں خدا اپنے نافرمان بندوں پر نازل کرتا ہے۔

بہرحال یہ تو خدا اپنی قدرت دکھلاتا ہے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔ عذاب خداوندی ہو یا زمین کی شکست وریخت کا نتیجہ زلزلہ آج بھی خوف و دہشت کی علامت ہے۔ چند برسوں سے زلزلوں کی شرح کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی ہے کروڑوں سالوں سے ہونے والی جغرافیائی تبدیلیوں کے نتیجے میں زلزلے پیدا ہوتے ہیں یہ سلسلہ صدیوں سے جاری وساری ہے۔

زلزلوں کے پیدا ہونے کی کئی وجوہات ہیں بہرحال ان کو جاننے کے لئے ہمیں زمین کی اندرونی ساخت کے بارے میں جاننا لازمی ہے۔ زمین کے اندرون کو ہم چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں زمین کا وہ حصہ جس پر ہم چلتے پھرتے ہیں وہ (Earth Crust) یا قشر ارض کہلاتا ہے سب سے اوپر والی تہہ گرینائیٹ اور بسالٹ کی بنی -

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فلسطین اسرائیل مذاکرات

بیت المقدس میں فلسطینی اور اسرائیلی نمائندوں نے مشرق وسطی کے امن منصوبے کو آگے بڑھانے کے لئے بات چیت کی۔ فلسطینی وفد کے قائد محمود عباس تھے جبکہ اسرائیل کے خارجہ امور کے اعلیٰ افسر اپنے وفد کی قیادت کر رہے تھے۔ یہ ملاقات امریکی نائب وزیر خارجہ برائے مشرق وسطی ڈینس راس کی کوششوں سے ممکن ہوئی ہے۔ اس سے قبل دونوں فریقین کے درمیان کئی ماہ تک بات چیت میں تعطل پڑا رہا اور بات چیت، کو دوبارہ شروع کرنے کی ساری کوششیں ناکام رہیں۔ حتیٰ کہ امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ کا دورہ بھی ناکام دکھائی دیا۔ لیکن در حقیقت اسی دورہ کے دوران ہونے والی بات چیت میں موجودہ مذاکرات کی راہ ہموار ہوئی۔ فلسطین اور اسرائیل بات چیت کے دوران فلسطین کے ہوائی اڈے اور بندرگاہ کو کھولنے اور سفر کو محفوظ بنانے کے طریق پر غور ہوا۔

رملہ میں مسٹر ڈینس راس نے فلسطینی صدر یاسر عرفات سے بھی ملاقات کی۔ اس کے علاوہ یورپی یونین کے نمائندے نے بھی یاسر عرفات سے ملاقات کی اور مشرقی وسطی میں امن کے عمل کو آگے بڑھانے پر بات چیت کی۔

جن ملکوں میں طویل دشمنی چلی آرہی ہو وہاں امن کی بات چیت اسی طرح دھچکوں سے آگے بڑھتی ہے۔ اس کی ایک اور مثال پاک بھارت مذاکرات ہیں۔ دنیا کے اور کئی ممالک میں بھی جب بڑے حریف ایک میز پر بیٹھے تو ماضی کی طویل رنجشوں نے امن کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔

OOO

روس میں معاہدہ

روس کی حکومت اور پارلیمانی لیڈروں کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے۔ جس پر عمل درآمد کے نتیجے میں روسی پارلیمنٹ ڈوما میں وزیر اعظم چرنومردین کے خلاف پیش کی جانے والی تحریک عدم اعتماد واپس لے لی جائے گی۔ حکومت نے پارلیمانی لیڈروں کی کئی تجاویز مان لیں۔ یہ پیش رفت صدر بورس یلسن کی کوششوں سے ہوئی ہے مزید پارلیمانی لیڈروں سے بھی صدر ملیں گے۔ اس معاہدے پر عمل درآمد کے نتیجے میں وزیر اعظم چرنومردین کے اقتدار کو لاحق ہونے والے خطرات ٹل گئے ہیں۔

OOO

الجزائر کی دردناک صورت حال

الجزائر میں اسلامی فرنٹ اور حکومت کے درمیان انسانی خون کی ہولی کھیلنے کا ہولناک مقابلہ جاری ہے۔ 1992ء میں جب اسلامی فرنٹ نے عام انتخابات کے پہلے مرحلے میں کامیابی حاصل کر لی اور نظر آنے لگا کہ دوسرے مرحلے کے بعد یہ جماعت ملک کی حکمران بن جائے گی تو ملک کی فوج اور انتظامیہ نے ان انتخابات کی صف ہی لپیٹ دی۔ اس فیصلے کا نتیجہ ایک دردناک خانہ جنگی کی صورت میں برآمد ہوا۔ اب ایک طرف اسلامی فرنٹ کے جنگجو ہیں اور دوسری طرف حکومت کی طاقت جسے فوج کی پشت پناہی حاصل ہے اور یہ دونوں مل کر معصوم اور نہتے الجزائری عوام کا ایسا بے دریغ قتل عام کر رہے ہیں جس کی مثال نہیں ملتی۔ ایک طرف اگر حکومتی اقدامات کے نتیجہ میں انسانوں کو قتل کیا جاتا ہے تو جواباً اسلامی فرنٹ کا تشدد پسند گروپ حرکت میں آجاتا ہے۔ حالیہ ایک واقعہ میں تشدد پسندوں نے ایک بس کو روک کر مسافروں کو ہلاک کر دیا۔ اور یہ سلسلہ اور جوابی سلسلہ پورے زور و شور سے اپنی ہولناکی میں بڑھتا جا رہا ہے۔ ہلاک کرنے کے لئے صرف گولی کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ سفاکی کی انتہا یہ ہے کہ لوگوں کو بے بس کر کے ان کے گلے کاٹے جاتے ہیں اور ایک ایک وقت میں 30 سے 50 بلکہ سو کے قریب افراد کے گلے کاٹے گئے۔ اللہ الجزائر کی حالت پر رحم کرے۔

اس وقت الجزائر میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو عالمی مغربی ذرائع ابلاغ اسلامی فرنٹ کی کارروائی قرار دے کر سارا الزام اس پر ڈال رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اسلام پسند حلقے جو مختلف اسلامی ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں اس کو مغربی استعماری طاقتوں کا فساد قرار دے رہے ہیں یہ ایسی صورت حال ہے جس سے فساد کو اور ہوا تو شاید مل رہی ہو مگر اس سے مسئلے کا کوئی حل بھائی نہیں دے رہا۔ چند ہفتے قبل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے بھی اس صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا تھا لیکن الجزائر کی حکومت نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اسے اپنے معاملات میں مداخلت قرار دے دیا۔

اس ساری صورت حال کا المناک پہلو یہ ہے کہ کوئی بھی اس دردناک صورت حال کو ختم کرنے کی تجویز پیش نہیں کر رہا۔ نہ کوئی اس المناک صورت حال پر دکھ کا اظہار کر رہا ہے۔ معاملہ الزام در الزام اور مخالفت در مخالفت پر جاری ہے۔ اور دونوں طبقے اس انتظار میں ہیں کہ پہلے کونسا فریق پچھاڑ کر گرتا ہے تو یہ نعرہ ہائے فتح بلند کریں۔ اور ہزاروں انسانوں کی ہلاکت پر اپنی خوشیوں کا اظہار کریں۔ یہ ایسی دردناک صورت حال ہے کہ جس پر جتنا دکھ کا اظہار کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ اللہ اس ملک کے حال پر رحم کرے۔ یہاں کے لوگوں کے حال پر رحم کرے اور ملک کو جلد از جلد امن عطا کرے۔ اور لوگوں کو یہ سمجھ دے کہ وہ اپنے سیاسی مسائل کو امن اور گفتگو سے حل کرنے کی روایت ڈالیں اور معصوم انسانوں کے خون سے دھرتی کو لالہ زار نہ کریں۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

ہوئی ہیں جن میں تمام براعظم اور سمندر واقع ہیں یہ تقریباً 22 سے 35 میل تک ہوتا ہے یہ تقریباً مائع حالت میں واقع ہے اس کے بعد پگھلا ہوا اور نیم پگھلا ہوا مواد زمین کے اندرون میں شامل ہے۔ اور زمین کا انتہائی مرکزی حصہ ٹھوس ہے بہرحال زمین کا وہ حصہ جو 35 سے 100 کلومیٹر تک محیط ہے اس حصہ میں ہونے والی تبدیلیاں انسانوں کو متاثر کرتی ہیں کیونکہ اوپر کا 100 کلومیٹر کا حصہ مختلف پلیٹوں پر تیرتا رہتا ہے ایک پلیٹ اتنی بڑی ہوتی ہے کہ اس پر پورا براعظم یا سمندر سما سکتا ہے ان پلیٹوں کی تعداد 16 شمار کی گئی ہے۔ یہ پلیٹیں سال میں دو سینٹی میٹر ادھر ادھر حرکت کرتی ہیں کچھ ساتھ ساتھ حرکت کرتی ہیں کچھ ایک دوسرے سے دور ہٹتی رہتی ہیں ان حرکات کے نتیجے میں سمندروں میں اور سطح زمین پر پہاڑ بنتے ہیں اور دراڑیں نمودار ہوتی ہیں بعض پلیٹیں ایک دوسرے سے رگڑ کھا کر گزر جاتی ہیں زلزلہ انہیں پلیٹوں کے رگڑ کھانے یا ٹکرانے کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس رگڑ یا تصادم سے لہریں اور انرجی پیدا ہوتی ہے لہریں پیدا ہونے کے بعد اس کے ارتعاش کی وجہ سے زمین میں جنبش پیدا ہوتی ہے اور سطح زمین آگے پیچھے اوپر نیچے حرکت کرتی ہے بعض اوقات پہاڑی علاقوں میں تودے پھسلنے سے بھی معمولی نوعیت کے زلزلے آجاتے ہیں علاوہ ازیں چونے کے پتھر والے علاقوں میں زمین دوز غاروں کے بیٹھ جانے سے بھی زلزلے نمودار ہوتے ہیں آتش فشانی دھماکے بھی زلزلوں کا باعث بنتے ہیں زیادہ تر زلزلے سلوٹوں والے نئے پہاڑوں میں وجود میں آتے ہیں ان کی ڈھلانیں تیز ہوتی ہیں جن کے توازن کی وجہ سے ان کی اٹھان ابھی جاری ہے کیونکہ ان کی تیز ڈھلانیں زیر سطح پیوست زمین کی ملتی ہیں۔ مثلاً (ہمالیہ)

دنیا کے بہت سے ممالک میں آج کل زمین دوز ایٹمی تجربات کئے جاتے ہیں جن کے اثرات بھی زلزلوں کی شکل میں نکلتے ہیں۔

زلزلہ سے پیدا ہونے والی لہروں کو (Seismic waves) کہتے ہیں زلزلہ سطح زمین سے کئی میل دور پیدا ہوتا ہے اس جگہ کو جہاں سے زلزلہ شروع ہوتا ہے اس کو (Epi-centre) کہتے ہیں جہاں سے زلزلہ مختلف لہروں (Vibrations) کی شکل میں مختلف مقامات کو چلتا ہے اندرون زمین زلزلہ سے پہلا جھٹکا اس جگہ پر محسوس کیا جاتا ہے جو اس مقام کے عین عموداً سطح زمین پر ہوتا ہے۔

زلزلوں کے مرکز اور اس سے پیدا ہونے والی لہروں کو ایک خودکار آلہ سیمو گراف کی مدد سے معلوم کیا جاتا ہے زلزلہ کے دوران یکساں شدت والے مقامات کو نقشہ پر لائنوں سے ملا دیتے ہیں اسی طرح ایک آلہ سیمو میٹر بھی استعمال ہوتا ہے لیکن آجکل جو زلزلہ پیما زیادہ مستعمل ہے وہ رشرٹ سکیل کہلاتی ہے جو جرمن سائنسدان C.F.Richart کے نام پر موسوم ہے چونکہ زلزلہ کی شدت کا تعلق زمینی ذرات کا زیادہ سے زیادہ اپنی جگہ ہٹنے سے ہے۔ اصل میں ان ذرات کے ہٹاؤ کو ناپنے کے لئے وسعت کا عشاریائی لاگر تھم لیا جاتا ہے اس کے سکیل کے مطابق سب سے کم طاقت کا زلزلہ کی ویلیو صفر ہے اور سب سے طاقتور زلزلہ کی 9 اس لئے یہ سکیل اور (9-0) کے درمیان دوڑتی ہے زیادہ تر مقدار صفر والی طرف پائی گئی ہے جبکہ 9 والی سائیڈ پر بہت کم زلزلے پائے گئے جو بہت شدید تھے۔

اگرچہ زلزلوں کو زمین کے ہر حصہ میں ریکارڈ کیا گیا ہے لیکن دنیا میں والی Belts ہیں جہاں تقریباً دنیا کے 90% زلزلے پیدا ہوتے ہیں ان علاقوں میں اندرون زمین ہر وقت حرکات ہوتی رہتی ہیں یا آتش فشاں پائے جاتے ہیں ان میں ایک بحرالکاہل کا علاقہ دوسرا روی پٹی ہے۔

زیادہ گہرے فوکس والے زلزلے بحرالکاہل کے گرد گول پٹی سی بناتے ہیں اس علاقہ میں دنیا کے 68% زلزلے آتے ہیں اس میں شمالی جاپان سے شروع ہو کر جنوب میں فلپائن جزائر شرق الہند مشرق میں جنوبی امریکہ کا ساحل وسطی امریکہ جہاں سے ایک شاخ جزائر غرب الہند کی طرف جاتی ہے۔

بحیرہ روم میں کل دنیا کے 21% زلزلے پیدا ہوتے ہیں پرتگال سے شروع ہو کر بحیرہ روم کے شمال و جنوبی تمام حصوں اور ترکی سے ہوتے یہ سلسلہ کوہ ہمالیہ اور مشرق میں جزائر الہند تک چلا گیا ہے اس کی ایک شاخ تبت و چین کی طرف جاتی ہے۔ بہرحال یہ دونوں سلسلے نئے کم عمر سلوٹوں والے پہاڑوں پر مشتمل ہیں سب سے خطرناک علاقے فلپائن چلی۔ ترکی۔ جاپان بلقان۔ آئس لینڈ۔ شمالی سائبریا۔ پیٹس برگ وغیرہ ہیں۔

مرکزی ایشیاء میں Focus کی گہرائی 0-10 کلومیٹر تک ہے برصغیر بھی زلزلوں کی Belt پر واقع ہے جو دنیا بھر میں سب سے خطرناک اور متحرک ہی شمار ہوتی ہے اس Belt میں ترکی' ایران افغانستان ہندوستان پاکستان واقع ہے آجکل سب سے زیادہ توڑ پھوڑ اسی Belt میں ہو رہی ہے جو دنیا بھر کے جیالوجسٹس کی توجہ کا مرکز ہے۔

مخصوص آلات کے ذریعہ زیر زمین میل ہا میل لمبی دراڑوں کا سراغ لگایا گیا ہے گوجرانوالہ کے نزدیک حافظ آباد کے مقام پر کئی میل لمبی دراڑ جو چٹانوں کے ٹکراؤ سے پیدا ہوئی ہے اور اس شگاف میں انرجی جمع ہے جو کسی وقت بھی Release ہو سکتی ہے یہ عرصہ 5-10-20 سال تک بھی ہو سکتا ہے اس مٹی میں پہلے بھی خطرناک زلزلے آچکے ہیں 1935ء میں کوئٹہ کا زلزلہ جس کا مرکز اندرون زمین صرف 12 کلومیٹر گہرا تھا جس سے پورا شہر تباہ ہوا جس کی شدت رشرٹ سکیل پر 8.5 تھی۔

برصغیر میں ریکارڈ ہونے والا پہلا زلزلہ 1897ء میں آسام میں آیا تھا جس کی شدت 7.4 تھی 1985ء تک برصغیر میں 550 زلزلے ریکارڈ ہو چکے تھے جن میں زیادہ تر 6.7 تک کی شدت والے تھے یکم فروری 1991ء کو پاکستان بھر میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے جس سے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوبہ سرحد کافی متاثر ہوا اس طرح ہندوکش کے علاقے میں ایک علاقہ کا پہاڑ زمین میں دھنس رہا ہے اسی طرح بلوچستان کا Coastal علاقہ بھی جس میں گوادر اور ملحق علاقہ شامل ہے وہ پاکستان کا Active علاقہ ہے جہاں کسی وقت بھی زلزلہ آسکتا ہے۔

جہاں تک زلزلہ کے بارے میں پیشگوئی کا تعلق ہے تو اس فطری آفت سے بچنے کے لئے کوئی بھی صحیح پیشگوئی نہیں ہو سکتی چین ہمیشہ سے زلزلوں کی زد میں رہا ہے انہوں نے صدیوں پہلے زلزلوں کے ساتھ رہنا سیکھ لیا ہے 132ھ میں ایک چینی ریاضی دان نے ایک آلہ بنایا جو آج بھی چین کے عجائب گھر میں موجود ہے جس میں 4 اژدھا اور 800 مینڈک بنے ہوئے ہیں یہ آلہ زیر زمین ہلکے سے ارتعاش کو بھی پکڑ سکتا ہے جھٹکا لگتے ہی اژدھا کا منہ کھلتا جس سے ایک پیتل کا ایک گولا کسی ایک مینڈک پر گر جاتا ہے جس سے زلزلہ کی لہروں کی سمت کا اندازہ ہو جاتا شاہی پہریدار شاہ کو زلزلہ کی آمد سے باخبر کر دیتا لیکن اب تو انتہائی حساس آلات ایجاد کر لئے گئے ہیں لیکن ایک جدید طریقہ جو 15-20 سال قبل ایجاد ہوا یہ ہے کہ ارضیاتی سروے کے دوران یہ معلوم کر لیا جاتا ہے کہ کس جگہ دراڑیں پڑ گئی ہیں چٹانوں کے ٹکراؤ کا عمل ہو رہا ہے اور اس دراڑ میں سے انرجی کسی وقت بھی نکل سکتی ہے چنانچہ وہاں مائع داخل کر دیتے ہیں مائع دراڑ میں جا کر اسے لچکدار بنا دیتا ہے چین کی اس تکنیک سے بڑے زلزلے کا خطرہ ٹل جاتا ہے چھوٹا کم نقصان کا زلزلہ آتا ہے اگر یہی تکنیک پاکستان میں حافظ آباد میں استعمال کی جائے تو بڑے زلزلہ کی پیش بندی ہو سکتی ہے چین جاپان نے ارضیاتی سروے کے دوران زیر زمین بھاپ کے لامحدود ذخائر سے یہ فائدہ اٹھایا کہ زیر زمین چار کلو میٹر پائپ داخل کر کے جیو تھرمل انرجی کو باہر نکالا اور اس سے ٹربائن چلا کر بجلی حاصل کر لی جو دنیا کی سستی اور شفاف ترین انرجی ہے پاکستان میں کئی ایسے مقامات ہیں جہاں سے یہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے زلزلوں سے زیر زمین الٹ پلٹ سے کئی قیمتی معدنی ذخائر اوپر آتے ہیں جو بہت فائدہ مند ہیں۔

بہرحال کرہ ارض کا بہت سا حصہ آج بھی اسرار و رموز کی تہوں میں چھپا ہے آتش فشاں اور زلزلے قدرت کی لامحدود قوتوں کو ظاہر کرتے ہیں جو ساتھ ساتھ انسانوں کے لئے تازیانہ بھی ہیں کہ جس زمین پر اکڑ کر چلتے ہو وہ کبھی بھی پیروں تلے سے نکل سکتی ہے۔

○○○

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ظفراللہ محمود صاحب کارکن دفتر تشخیص جائیداد کے والد محترم میاں عطاء اللہ صاحب بوجہ بخار بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم اعجاز احمد کھوکھر صاحب لاہور کینٹ گزشتہ چھ ماہ سے معدہ میں تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار رہے ہیں اب پہلے سے بہتر ہیں لیکن گھبراہٹ اور بے چینی بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ ہمدرد کالج آف ایسٹرن میڈیسن، ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے پانچسالہ BEMS کی ڈگری میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں F.Sc پری میڈیکل مضامین کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ 200 روپے کے عوض بصورت نقد/پے آرڈر مندرجہ ذیل سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

1- کیمپس آف المجید ہمدرد سینٹر ناظم آباد نمبر3۔ کراچی

2- ہمدرد سینٹر مری روڈ راولپنڈی فون نمبر581149۔

3- ہمدرد سینٹر 18 صدر روڈ پشاور فون نمبر274186۔

4- ہمدرد سینٹر 142 لٹن روڈ لاہور فون نمبر7354352

فارم وغیرہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 نومبر97ء ہے۔

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے امسال پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں مختلف بیچلر اور ماسٹر پروگرام میں داخلہ حاصل کیا ہے وہ اپنے کوائف نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ نیز ان اداروں کے علاوہ بھی طلبہ نے کسی یونیورسٹی یا کسی پیشہ ور کالج میں داخلہ حاصل کیا ہو وہ بھی اپنے کوائف ارسال کریں۔

○ علی انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور نے پرائمری ایجوکیشن میں پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ آفر کیا ہے۔ تعلیمی قابلیت میں بیچلر ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ کے لئے ادارہ واقع فیروز پور روڈ نزد گلاب دیوی ہسپتال لاہور سے رابطہ کریں۔

○ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان نے 98-1997ء میں داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پروگراموں میں اعلان کیا ہے۔

(1) صبح کے پروگرام عربی، باٹنی، MBA کیمسٹری، کمپیوٹر سائنس اکنامکس، کامرس ایجوکیشن انگلش تاریخ اسلامک سٹڈیز، لاء، ماس کمیونیکیشن میٹریل سائنس، میتھ پاکستان سٹڈیز، فزکس سیاسیات، شماریات، اردو زوولوجی۔

(2) بیچلر۔ الیکٹریکل انجینئرنگ

(3) شام کے پروگرام، اکنامکس ایجوکیشن انگلش، ماس کمیونیکیشن

داخلہ فارم وغیرہ متعلقہ شعبہ کالج وغیرہ اور مختلف شہروں میں واقع حبیب بینک کی شاخوں سے 150 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ 200 روپے کا بینک ڈرافٹ ارسال کر کے بھی فارم وغیرہ منگوائے جاسکتے ہیں۔ چند داخلے سلیف فنانس کی بنیاد پر بھی دیئے جائیں گے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 5 نومبر 1997ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

نصرت جہاں اکیڈمی (انٹر کالج) کے طالب علم کی نمایاں کامیابی

○ نصرت جہاں اکیڈمی (انٹر کالج) کے ہونہار طالب علم عتیق احمد ثاقب ابن نعمت اللہ صاحب نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے امتحان منعقدہ انٹرمیڈیٹ میں پری انجینئرنگ گروپ میں 895 نمبر حاصل کر کے کالج میں پہلی اور بورڈ میں پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔"

اعلان گمشدگی

○ مکرم شریف احمد صاحب ولد ملک گل محمد صاحب عمر 69 سال رنگ کالا قد پانچ فٹ 8 انچ ہلکے آسمانی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ پاؤں میں سرخی مائل سیاہ رنگ کی بلوچی کھیڑی ہاتھ میں (مٹی رنگ کا) کپڑوں کا والا بیگ اور کھجور کے پتوں والی ٹوکری جس میں ایک سرہانہ اور سفید چادر دائیں ٹانگ پر چوٹ کا نشان۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ ان کی خیریت اور جلدی گھر واپسی کے لئے دعا فرمائیں نیز اگر انہیں ملک صاحب کے بارے میں کچھ پتہ چلے تو نظارت امور عامہ یا درج ذیل پتہ اطلاع دیں۔

خلیق احمد مکان نمبر7/26 دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ فون نمبر04524-211901 پر رابطہ کریں۔

بقیہ صفحہ 1

یہ فرمانا پڑا کہ (دنیاوی زندگی میں ان کی کوششیں ضائع ہو گئیں) وہ مفلوج ہیں۔ وہ خسران میں ہیں وہ ہلاکت اور ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں۔

(از خطبہ 4۔ جون 1921ء)

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 24- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔

1-00 طبی معاملات۔

1-30 خطبہ از حضرت صاحب۔

2-45 حضرت صاحب کی ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔

3-30 حکایات شیریں۔

4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔

4-30 چلڈرنز کارنر۔

5-00 لقاء مع العرب۔

6-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ 18۔

6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 36۔ (94-7-13) حصہ دوئم۔

7-00 اردو کلاس۔

8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔

9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔

10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔

10-30 چلڈرنز کارنر۔

11-00 پشتو پروگرام۔

12-00 بزم مشاعرہ۔ عبیداللہ علیم کے ساتھ ایک شام۔

1-00 لقاء مع العرب۔

2-00 اردو کلاس۔

3-00 کمپیوٹر سب کے لئے حصہ 30۔

4-05 تلاوت۔ خبریں۔

4-30 درود شریف اور نظم۔

5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔

6-00 بنگالی پروگرام۔

7-00 حضرت صاحب کی ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔

8-00 لقاء مع العرب۔

9-00 خطبہ از حضرت صاحب۔

10-05 تلاوت۔ حدیث۔

10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔

11-00 جرمن سروس۔

ضرورت ڈی پی ای (D.P.E.)

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں ڈی پی ای (D.P.E.) کی آسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایم اے فزیکل ایجوکیشن یا سینئر ڈپلومہ ہولڈر اپنی درخواست بنام ناصر فاؤنڈیشن 30- اکتوبر 1997ء تک پہنچا دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے وزیراعظم محمد نواز شریف کے خلاف پلاٹ کیس کا ریکارڈ لاہور ہائی کورٹ سے طلب کر لیا ہے چیف جسٹس سجاد علی شاہ جسٹس مختار احمد جنیجو اور جسٹس راجہ افراسیاب پر مشتمل بنچ نے اٹارنی جنرل اور ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو نوٹس جاری کردیئے ہیں۔ حبیب الوہاب الخیری نے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دی تھی کہ نواز شریف نے وزیراعلیٰ کی حیثیت سے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے پلاٹ الاٹ کرکے آئین کی خلاف ورزی کی تھی۔ آئندہ سماعت اگلے ہفتے ہوگی۔

○ شریف خاندان کے سات ارب قرضوں کی ری شیڈولنگ کے خلاف سینیٹر صفدر عباسی کی درخواست پر سپریم کورٹ نے جمعہ تک سماعت ملتوی کر دی ہے سینیٹر صفدر عباسی نے ایک درخواست کے ذریعے چیف جسٹس کو اس بے ضابطگی کی طرف توجہ دلائی تھی کہ شریف خاندان ساڑھے تین ارب روپے کا نادہندہ ہے اور مجموعی طور پر شریف خاندان نے سات ارب روپے کے قرضے لئے ہوئے ہیں۔ بے نظیر دور میں غیر قانونی اور اثر رسوخ سے لئے گئے قرضوں کے خلاف انکوائری ہوئی اور مختلف مقدمات بینکنگ ٹربیونل کو بھجوائے گئے۔ اور ایک ٹربیونل میں نواز شریف کے خلاف 70 کروڑ روپے کی ڈگری بھی جاری ہو گئی۔ ابھی یہ معاملہ زیر سماعت تھا کہ نواز شریف حکومت برسراقتدار آ گئی انہوں نے بینکوں پر دباؤ ڈالا اور عدالتوں سے باہر قرضوں کی ری شیڈولنگ کرنا شروع کر دی۔ لہٰذا اس معاملے کا نوٹس لیا جائے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف کے خلاف اصغر خان کیس کی سماعت بھی سپریم کورٹ میں کی جا رہی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے پانچ ججوں نے چیف جسٹس آف سپریم کورٹ کو خط لکھا ہے کہ آپ کے موقف سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔ ریکوزیشن کا تعلق حکومت سے نہیں۔ افسوس کہ آپ نے نیت پر شک کیا۔ یہ بھی درست نہیں کہ چیف جسٹس کو ساتھیوں سے مشورے کی ضرورت نہیں۔ ہم دوبارہ کہتے ہیں کہ ججوں کو کسی پالیسی معاملے میں اعتماد میں نہیں لیا جارہا۔

○ سپریم کورٹ کے تمام ججوں کا اجلاس طلب کرنے کے بارے میں چھ ججوں کی ریکوزیشن داخل دفتر کردی گئی۔

○ آئی ایم ایف نے ڈیڑھ ارب ڈالر کا قرضہ منظور کر لیا ہے عالمی ادارے کی طرف سے پاکستان کی اقتصادی اصلاحات کی حمایت کی گئی ہے۔ تین سالہ قرضے کی پہلی قسط فوری طور پر مل جائے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مہنگائی بے روزگاری دہشت گردی لاقانونیت اور حکمرانوں کی نااہل پالیسیوں نے غریب عوام کا جینا دوبھر کردیا ہے بربادی کا یقین ہونے پر اب قومی حکومت کے فارمولے پر غور کیا جا رہا ہے۔ توانائیاں مسائل حل کرنے کی بجائے عدلیہ سے محاذ آرائی اور اپوزیشن کے خلاف انتقامی کارروائیاں کرنے پر صرف کی جارہی ہیں۔

○ تیل اور قدرتی وسائل کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی نے ایوان صدر میں صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے ملاقات کرکے کہا ہے کہ حکومت اور عدلیہ میں تنازعہ فوری طور پر طے ہونا چاہئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اسلام آباد میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں اور تحریک چلانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز حکومت جن ملازمین کو نکال رہی ہے ہم برسراقتدار آنے پر انہیں دوبارہ ملازمتیں دیں گے۔

○ فنکشنل مسلم لیگ کے سربراہ پیرپگاڑا نے کہا ہے کہ نواز شریف پاور فل تو ہو گئے ہیں لیکن عقل کل حاصل نہیں کرسکے۔

○ سینیٹر آصف زرداری نے انسداد دہشت گردی ایکٹ کو چیلنج کر دیا ہے۔ یہ ایکٹ آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق سے متصادم ہے۔ اسے کالعدم قرار دیا جائے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ کتنے ستم کی بات ہے کہ پچاس سالوں میں سیاسی قیادت نے عوام کو جہالت کے اندھیروں میں رکھا ہے۔ عوام کی دو تہائی اکثریت ان پڑھ ہے۔ بیوروکریسی کوئی کام نہیں کرتی۔ صوبائی حکومت یا وزارت زراعت سے پوچھا جائے کہ فلاں فصل کیسی ہوئی یا کتنا نقصان ہوا کچھ نہیں بتا سکتے۔ دشمن ہمارے تمام معاملات سے آگاہ ہے۔ لیکن عوام کو نام نہاد سیکریسی کے نام پر بے خبر رکھا جاتا ہے۔

○ ملتان شہر میں چار طلباء کی ہلاکت کے بعد شہر میں کشیدگی ہے۔ مساجد میں اعلان کے بعد دونوں تنظیموں کے مشتعل افراد اسلحہ لے کر سڑکوں پر نکل آئے۔ مساجد پر پتھراؤ کیا گیا۔ مدرسہ خیر المدارس پر دھاوا بول دیا گیا۔ فرنٹیر کانسٹیبلری کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے پنجاب کانسٹیبلری کے دو نوجوان بھی زخمی ہو گئے۔ انتظامیہ نے حالات پر قابو پا لیا ہے۔

○ وزیراعظم کے پریس سیکرٹری صدیق الفاروق نے کہا ہے کہ چیف جسٹس متنازعہ ہو چکے ہیں عدلیہ کی اکثریت ان کے خلاف ہے۔

○ بی بی سی نے عدلیہ اور نواز شریف کے درمیان پیدا ہونے والے اختلاف پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت اور عدلیہ کی کشمکش کوئی نئی بات نہیں مگر اس شدت کی توقع نہ تھی۔ پاکستان ایسے بحران کی طرف بڑھ رہا ہے جو پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا۔ سابق دور میں نواز شریف چیف جسٹس کو ہیرو قرار دیتے تھے اب ان کے موقف کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اصل جھگڑا ججوں کی تعداد کا نہیں ہے بلکہ حکومت کے بعض ناپسندیدہ افراد کا ہے۔ وزیراعظم کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ فریقین ڈٹے رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

○ گوجرانوالہ میں "کویت پلٹ فیملی" کو رسیوں سے جکڑ کر چار ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اور تین لاکھ کے زیورات لے کر فرار ہوگئے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے محمد طلحہ کا نام تبدیل کر کے محمد فراز ابن محمد امجد رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ کاغذات میں بھی درستی کرلی جائے۔

محمد امجد ولد محمد فراز 12/28 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ ضلع جھنگ

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
فون 213201
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰/-، ۶۰ گرام ۹۰/-، ۱۰۰ گرام ۱۵۰/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434. FAX: 534

پرانی ضدی امراض کے لئے کیوریٹو (ہومیوپیتھک) کورسز

NAME	PRICE	INDICATIONS
ASTHMA COURSE	100-00	دمہ سانس کی تنگی کا مستقل علاج
ATHRA COURSE	175-00	مرض اٹھرا۔ بچوں کا مردہ یا بیمار حالت میں پیدا ہونا۔ قبل از وقت پیدائش یا پیدائش کے بعد جلد فوت ہو جانا
BODY BUILDING COURSE	175-00	کمی خون۔ دبلے پتلے جسم اور پچکے گالوں والے کمزور افراد کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے
DWARFISHNESS COURSE	150-00	قد کا چھوٹا ہونا' جسم کی کمزوری اور بونا پن۔ بچوں اور نوجوانوں کی رکی ہوئی نشوونما وغیرہ کے لئے
HYPERTENTION COURSE	250-00	ہائی بلڈ پریشر (بلند فشار خون) خون کے دباؤ میں زیادتی کا بفضل تعالیٰ فوری اور مستقل علاج
KIDNEY INFECTION COURSE	320-00	گردوں میں سوزش' پیشاب میں خون پیپ البومن وغیرہ آنے کی تکلیف کیلئے
KIDNEY STONE COURSE	320-00	گردے مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کو توڑ کر خارج کرنے کے لئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس ہے
LEUCODERMA COURSE	175-00	برص' پھلبہری' جسم اور چہرہ کی جلد کا جگہ جگہ سے سفید اور سرخی مائل ہونا
PILES COURSE	70-00	بواسیر خونی وبادی ہر دو قسم کیلئے بفضلہ تعالیٰ بہت مفید اور موثر علاج ہے
POLIO COURSE	270-00	بچوں کے فالج (پولیو) جس سے بعض اعضاء خصوصاً ٹانگیں اور بازو سوکھ جاتے ہیں
STERILITY COURSE	170-00	عورتوں کے بانجھ پن (بے اولادی) کیلئے بفضل تعالیٰ کامیاب علاج
URINATION COURSE	70-00	پیشاب کا بار بار اور مقدار میں زیادہ آنے کیلئے بفضل تعالیٰ کامیاب کورس

اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے یا براہ راست خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔
ہیڈ آفس گولبازار ربوہ۔ فون۔ آفس 771/213156(04524) فیکس۔ 212299(04524)